سرگرم مخالفت کے باوجود تیسری بار سربراہ منتخب ہوئے ہیں' اگرچہ بعض وزرا ان کے حامی بھی ہیں۔ وہ اپنی پارٹی میں بہت مقبول ہیں۔ واحد کی شخصیت گوناگوں عناصر کا مرکب ہے' جن کا احاطہ تفصیل کا محتاج ہے۔ وہ خود کو قدامت پسند کہتے ہیں' الازہر میں تعلیم پائی ہے لیکن اس سے نفرت کرتے ہیں' اسرائیل سے تعلقات استوار کرنے کے حامی ہیں اور وہاں کا دورہ کر چکے ہیں۔ نہضۃ العلما کا موقف سیاست سے دور رہنے کا ہے' لیکن وہ برابر دخل دیتے رہتے ہیں۔ انھوں نے ایک ڈیموکریٹک فورم بنایا ہے۔ حکومت پر تنقید بھی خوب کرتے ہیں' جو انڈونیشیا میں ایک خطرناک کام ہے۔ دوسرے بڑے اسلامی گروپ 'اکمی (ICMI) مجلس دانش وران انڈونیشیا' سے ان کی ٹھنی رہتی ہے۔ اکمی کی بنیاد وزیر ٹرانسپورٹ و ریسرچ' جیبی نے رکھی ہے' جو صدر سوہارتو کے بہت قریب اور ان کے آلۂ کار شمار ہوتے ہیں' اور قیاس آرائی ہے کہ شاید ان کے جانشین بھی ہوں۔ اکمی کا مقصد ملازمتوں میں مسلمانوں کو ان کا جائز مقام دلوانا ہے' جہاں عیسائی چھائے ہوئے ہیں۔

صدر سوہارتو نے حال ہی میں فوج کے کمانڈر کے طور پر جنرل ہارتونو کو مقرر کر کے ایک اور سنسنی پیدا کر دی ہے۔ جنرل ہارتونو نے واحد کے انتخاب کی مخالفت کی تھی' اور وہ جیبی کے آدمی سمجھے جاتے ہیں۔ باعمل مسلمان بھی ہیں۔ ان کی تقرری کے بعد جب ان کو فون کیا گیا تو وہ تلاوتِ قرآن میں مصروف تھے۔ ان کا گھر مدورا جزیرہ میں ہے' جو اسلامی اثرات کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ فوج میں عیسائی (جو آبادی کا صرف ۹ فی صد ہیں) چھائے ہوئے ہیں' یہ سیکولر مگر عیسائی ڈچ آقاؤں کا "تحفہ" ہے۔ جب جنرل ہارتونو کو فوج کا کمانڈر مقرر کیا گیا تو' لی مانڈ کے الفاظ میں "ساری غیر مسلم آبادی ہل کر رہ گئی: کیا انڈونیشیا کی اعلیٰ فوجی کمان کلیتاً اسلامی افسروں کے ہاتھ میں آگئی ہے؟" (ماخوذ ہفت روزہ گارجین، ایشیا ویک، فار ایسٹرن اکنامک ریویو) (ابو احمد)

۲- ایران: امریکہ کی زد میں

کیا خلیج میں ایک اور خونیں جنگ کے لیے میدان ہموار کیا جا رہا ہے!

صدر کلنٹن نے' ۲۰ اپریل کو سی این این کو انٹرویو دیتے ہوئے' ایران کے خلاف سخت ترین اقدامات کی دھمکی دے دی ہے۔ کہنے کو تو مقصد اسے ایٹمی طاقت بننے اور دہشت گردی کی مدد کرنے سے روکنا ہے' لیکن حقیقت میں سارا غیظ و غضب اس لیے ہے کہ ایران مضبوطی سے اسرائیل کی مخالفت پر تلا ہوا ہے' اور امریکہ کے منصوبوں کے مطابق ہونے والے ان نام نہاد عرب اسرائیل امن معاہدوں کا شدید مخالف ہے جن کا مقصد فلسطینیوں کو فلسطینیوں کے ہاتھوں کچلوانا ہے۔ چنانچہ کلنٹن

نے صاف کہہ دیا ہے کہ "ایران مشرق وسطیٰ کے عدم استحکام کا سب سے بڑا سبب اور امن کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے"۔

کلنٹن انتظامیہ میں ایران دشمن پالیسی کے معمار' مارٹن انڈائک کا کہنا ہے کہ صدر رفسنجانی نے یہ واضح کر دیا ہے کہ ایران کا ہدف اسرائیل کا خاتمہ ہے۔ کلنٹن نے یہودی خواتین کے کنونشن کے سامنے اعلان کیا: "امریکہ کی پالیسی کا ہدف بالکل واضح ہے: جو مشرقِ وسطیٰ میں امن کے مخالف ہیں' ان کو کمزور' بے سہارا اور یکہ و تنہا کر کے چھوڑنا"۔ مزید بر آں' ورجینیا یونی ورسٹی کے پروفیسر ہیرپ کہتے ہیں کہ "کانگریس' میڈیا اور مختلف تھنک ٹینک' اپنے اختلافات کے باوجود' اس بات پر متفق ہیں کہ ایران امریکہ کا دشمن عظیم ہے"۔

ایران نے غیر محدود مدت کے لیے ایٹمی اسلحے کے عدم پھیلاؤ کے معاہدے پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا ہے' حالانکہ اس نے اس سے پیش تر محدود مدت کے معاہدہ پر دستخط کیے تھے۔ یہ معاہدہ اپریل ۹۵ میں نیویارک میں ہونے والی کانفرنس میں ہوتا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ اس معاہدے کا کوئی حاصل نہیں' سوائے فی الوقت ایٹمی اسلحے سے لیس امریکہ' اسرائیل اور بھارت جیسے ممالک کی برتری قائم رکھنے کے۔ ایران کے اس موقف نے مغربی طاقتوں میں' خاص طور پر امریکہ میں' جو اسرائیل کا سرپرست اور ایٹمی ٹیکنالوجی پر اپنا تسلط برقرار رکھنے کے لیے اس معاہدے کا سب سے بڑا علمبردار ہے' غم و غصے کی لہر دوڑا دی ہے۔ چنانچہ اس وقت اسی لیے ایران امریکی ڈپلومیسی کا مرکزی ہدف بن گیا ہے۔ صدر کلنٹن کے ایران کے خلاف اقدامات کے اعلان سے پیش تر وزیر خارجہ کرسٹوفر اور وزیر دفاع پیری اسی قسم کی دھمکیاں دیتے رہے ہیں۔

نیویارک ٹائمز (جنوری ۹۵) لکھتا ہے کہ ایران پانچ سال کے اندر اندر ایٹمی اسلحہ بنا سکتا ہے' اور اس کا ایٹمی پروگرام اسرائیل کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ اسرائیل نے الزام لگایا ہے کہ ایران نے دھمکی دی ہے کہ وہ اپنے ایٹمی اسلحے کو اسرائیل کے خلاف استعمال کرے گا۔ ایران نے تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ دھمکی اسرائیل کی من گھڑت ہے۔ امریکی وزیر دفاع ولیم پیری نے بھی اپنے دورہ اسرائیل میں کہا ہے کہ ایٹمی اسلحہ بنانے اور دہشت گردی کی وجہ سے ایران امن کے لیے خطرہ ہے۔ حال ہی میں امریکی وزیر خارجہ وارن کرسٹوفر نے برملا کہا ہے کہ امریکہ ایران کو ایٹمی اسلحے سے باز رکھنا اپنا سب سے بڑا ٹارگٹ سمجھتا ہے۔ یہ بیانات اسرائیل کی دھمکیوں کی بازگشت کی حیثیت رکھتے ہیں' جس کا ارادہ ایران کی ایٹمی تنصیبات تباہ کرنے کا ہے' جس طرح اس نے ۱۹۸۱ میں عراق کا ایٹمی اسلحہ تباہ کر دیا تھا۔ پیری نے مزید کہا ہے کہ امریکہ اسرائیل کے اندیشوں میں برابر کا شریک ہے' لہٰذا